

عذر میں تین دن نہ آنے کے  
 اس کو بھولانہ چاہیے کہنا  
 ایک میں کیا کہ سب نے جان لیا  
 رازِ دل مجھ سے کیوں چھپاتا ہے  
 جانتا ہوں کہ آج دنیا میں  
 میں نے مانا کہ تو ہے حلقہ بگوش  
 جانتا ہوں کہ جانتا ہے تو  
 مہرِ تاباں کو ہو تو ہوا اے ماہ!

لے کے آیا ہے عید کا پیغام  
 صبح جو جائے اور آئے شام  
 تیرا آغاز اور ترا انجام  
 مجھ کو سمجھا ہے کیا کہیں تمام  
 ایک ہی ہے امید گاہِ انام  
 غالب اس کا مگر نہیں ہے غلام  
 تب کہا ہے بہ طرزِ استغنام  
 قرب ہر روزہ بر سبیلِ دوام

ق

تجھ کو کیا پایہ روشناسی کا  
 جانتا ہوں کہ اس کے فیض سے تو  
 ماہ بن، ماہ ناب بن، میں کون؟  
 میرا اپنا جُدا معاملہ ہے  
 جز بہ تقریبِ عید ماہِ صیام  
 پھر بنا چاہتا ہے ماہِ تمام  
 مجھ کو کیا بانٹ دے گا تو انعام  
 اور کے لین دین سے کیا کام  
 گرتجھے ہے امیدِ رحمتِ عام  
 ہے مجھے آرزو بخششِ خاص